تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	405 Code
Course Name:	Iqbaliat (اقبالیات)
Class:	BA
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

Assignment 4

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(1) تشبیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: علمِ بیان کی اصطلاح میں کسی ایک چیز کو کسی مشترک خوبی یا خامی کی بنا پر دوسری چیز کی مانند یا اس جیسا قرار دینا **تشبیہ** کہلاتا ہے۔ جیسے: "شیر کی طرح بہادر" یا "چاند جیسا چہرہ"۔

(2) تشبیہ کی مثال میں اقبال کا کوئی شعر تحریر کیجیے۔

جواب: علامہ اقبال کے کلام سے تشبیہ کی ایک خوبصورت مثال درج ذیل ہے، جہاں انہوں نے مومن کی نرمی اور سختی کو ریشم اور فولاد سے تشبیہ دی ہے:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

(3) اقبال کے نزدیک کون سی ایسی چیزیں ہیں جو فرد کی خودی کو کمزور کرتی ہیں؟

جواب: علامہ اقبال کے نزدیک درج ذیل چیزیں انسان کی خودی کو کمزور یا ختم کر دیتی ہیں:

- **سوال کرنا (گداگری / مانگنا):** مادی یا فکری طور پر دوسروں کا محتاج ہونا۔
- **خوف اور ناامیدی:** اللہ پر یقین کی کمی۔
- **اندھی تقلید:** اپنی سوچ چھوڑ کر مغرب یا دوسروں کی اندھی پیروی کرنا۔
- **تساہل اور سستی:** عمل سے جی چرانا۔

(4) مقطع سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقطع کے لغوی معنی "کاٹنے کی جگہ" کے ہیں۔ شاعری کی اصطلاح میں کسی بھی غزل یا قصیدے کے **آخری شعر** کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا **تخلص** (شاعری کا نام) استعمال کرتا ہے۔

(5) اقبال کی شاعری سے کسی ایک مقطع کی نشاندہی کیجیے۔

جواب: علامہ اقبال کی غزل کا ایک مشہور مقطع درج ذیل ہے:

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے **(اقبال)**

(6) شعر مکمل کیجیے "گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور"

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

جواب: اس شعر کا دوسرا مصرعہ درج ذیل ہے:

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور چراغِ راہ ہے، منزل نہیں ہے

(7) شعر مکمل کیجیے "دل بینا بھی کر خدا سے طلب"

جواب: اس شعر کا دوسرا مصرعہ درج ذیل ہے:

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(8) شامل نصاب غزل کے اس شعر کی وضاحت کریں۔"رشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم / عصانہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد"

جواب: وضاحت: اس شعر میں اقبال فرماتے ہیں کہ محض ظاہری زہد و تقویٰ یا صوفیانہ فاقہ کشی (جیسے ہندو رشی کرتے ہیں) سے باطل کا مادی جادو اور نظام نہیں ٹوٹ سکتا۔ حق کو غالب کرنے کے لیے معنوی طاقت کے ساتھ ساتھ مادی قوت اور وسائل (جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا **عصا**) بھی ضروری ہیں۔ بغیر طاقت کے سچائی دنیا پر نافذ نہیں ہو سکتی۔

(9) نظم "ابلیس کی مجلس شوریٰ" اقبال کے کسی مجموعے میں شامل ہے؟

جواب: نظم "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" علامہ اقبال کے آخری شعری مجموعے "**ارمغانِ حجاز**" (اردو حصے) میں شامل ہے۔

(10) نظم "تسخیر فطرت" اقبال کے کسی مجموعے میں شامل ہے؟

جواب: نظم "تسخیرِ فطرت" علامہ اقبال کی مشہور فارسی تصنیف "**پیامِ مشرق**" میں شامل ہے۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں۔

(ب) اقبال کا تصور شاہین

تعارف اور اہمیت

علامہ اقبال کی شاعری میں پرندوں کا ذکر کثرت سے ملتا ہے، لیکن جو مقام اور مرتبہ "**شاہین**" کو حاصل ہے، وہ کسی دوسرے کے حصے میں نہیں آیا۔ شاہین اقبال کی شاعری کی سب سے بڑی اور جاندار علامت (Symbol) ہے۔ اقبال نے شاہین کو مسلم نوجوانوں کے متبادل کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ اپنے دور کے نوجوانوں کی سستی اور مایوسی کو دور کر کے ان کے اندر شاہین جیسی خصوصیات پیدا کرنا چاہتے تھے۔

شاہین کی خصوصیات (اقبال کی نظر میں)

اقبال نے شاہین کو ہی کیوں چنا؟ اس کی وجہ اس پرندے کی چند منفرد صفات ہیں جن کا موازنہ وہ مردِ مومن سے کرتے ہیں:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- **بلند پروازی:** شاہین بہت اونچی اڑان اڑتا ہے اور چھوٹے پرندوں کی طرح زمین کے قریب نہیں رہتا۔ اقبال نوجوانوں کو بھی اعلیٰ مقاصد اور بلند سوچ رکھنے کی تلقین کرتے ہیں:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور

- **خُودداری اور غیرت:** شاہین کبھی کسی دوسرے کا کیا ہوا شکار (مردار) نہیں کھاتا، وہ ہمیشہ اپنا تازہ شکار خود کرتا ہے۔ اقبال کے نزدیک سچا مسلمان بھی غیرت مند ہوتا ہے اور دوسروں کی خیرات پر نہیں جیتا۔
- **آشیانہ نہ بنانا:** شاہین چٹانوں پر رہتا ہے، وہ روایتی پرندوں کی طرح تنکوں کا گھونسلا (آشیانہ) بنا کر آرام پسند نہیں بنتا۔ وہ طوفانوں سے لڑتا ہے۔

تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

پیغامِ اقبال

اقبال نوجوانوں کو کہتے ہیں کہ تم "شاہین کے بچے" ہو، تمہارا کام عیش و عشرت کی زندگی گزارنا نہیں بلکہ کائنات کو تسخیر کرنا اور ستاروں پر کمند ڈالنا ہے۔

(ج) اقبال ایک آفاقی شاعر

آفاقیت سے کیا مراد ہے؟

آفاقی شاعر (Universal Poet) وہ ہوتا ہے جس کا پیغام کسی ایک مخصوص ملک، نسل، زبان یا دور کے لیے نہیں ہوتا، بلکہ اس کی شاعری پوری انسانیت کے لیے اور ہر زمانے کے لیے مشعلِ راہ ہوتی ہے۔ علامہ اقبال اسی معیار پر دنیا کے چند عظیم ترین شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ برصغیر میں پیدا ہوئے اور مسلمانوں کے رہنما تھے، لیکن ان کی فکر کا کینوس پوری دنیا پر پھیلا ہوا تھا۔

آفاقیت کے اسباب

- **انسانِ کامل کا تصور:** اقبال نے جس "مردِ مومن" یا انسانِ کامل کا تصور پیش کیا، وہ جغرافیائی حدود سے آزاد ہے۔ وہ دنیا کے ہر اس انسان کی بات کرتے ہیں جو اپنی خودی کو بیدار کر کے خدا کا نائب بننا چاہتا ہے۔
- **ظلم اور استعمار کے خلاف آواز:** اقبال نے مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام اور ملوکیت کے خلاف کھل کر آواز اٹھائی۔ انہوں نے دنیا بھر کے پسماندہ اور مظلوم طبقات (خواہ وہ مشرق کے ہوں یا مغرب کے) کو بیدار ہونے کا پیغام دیا:

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو کاخِ امرا کے در و دیوار ہلا دو

- **عقل اور سائنس کا احترام:** وہ صرف مذہب کے روایتی پہلوؤں کی بات نہیں کرتے، بلکہ علم، عقل، اور کائنات کی تسخیر پر زور دیتے ہیں، جو ہر انسان کی ضرورت ہے۔

عالمی پذیرائی

یہی وجہ ہے کہ آج اقبال کو صرف پاکستان یا برصغیر میں نہیں بلکہ ایران، ترکی، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک میں ایک عظیم فلاسفر اور آفاقی مفکر کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔ ان کا پیغام رہتی دنیا تک انسانوں کو خودداری اور بیداری کا سبق دیتا رہے گا۔

سوال نمبر 3: اقبال کی نظم "ابلیس کی مجلس شوریٰ" کا فکری و فنی جائزہ لیجیے۔

مقدمہ

نظم "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" علامہ اقبال کی سیاسی اور فکری شاعری کا عروج مانی جاتی ہے۔ یہ نظم ان کے آخری مجموعے **"ارمغانِ حجاز"** (1938ء) میں شامل ہے اور ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل لکھی گئی۔ اس نظم میں اقبال نے ڈرامائی انداز اختیار کرتے ہوئے ابلیس (شیطان) اور اس کے پانچ مشیروں (ساتھیوں) کے درمیان ایک خفیہ کانفرنس یا گفتگو کو دکھایا ہے، جہاں وہ دنیا کے موجودہ سیاسی و مذہبی نظاموں کا جائزہ لے رہے ہیں اور ابلیس کو خطرات سے آگاہ کر رہے ہیں۔

فکری جائزہ (اہم فکری پہلو)

1۔ ابلیس کا اپنے نظام پر فخر

نظم کے آغاز میں ابلیس فخر کرتا ہے کہ دنیا میں جو بھی فتنہ، جنگ، اور مادہ پرستی ہے، وہ سب میری محنت کا نتیجہ ہے۔ میں نے انسانوں کو رنگ، نسل اور مادی فائدوں کے پیچھے لگا کر دین سے دور کر دیا ہے۔ پادشاہی ہو یا لادین جمہوریت، سب میرے ہی بچھائے ہوئے جال ہیں۔

2۔ مشیروں کا خوف اور مغربی نظاموں کا ذکر

ابلیس کے مشیر باری باری دنیا کے نئے خطرات کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا میں **اشتراکیت** (Communism/Karl Marx) اور جمہوریت کے نئے رجحانات ابھر رہے ہیں، جو غریبوں کو بیدار کر رہے ہیں۔ کیا اس سے ہمارا شیطانی نظام خطرے میں تو نہیں پڑ جائے گا؟

3۔ ابلیس کا جواب: اصل خطرہ صرف اسلام ہے

ابلیس اپنے مشیروں کے خوف کو مسترد کر دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے کارل مارکس کے اشتراکیت یا مغرب کی جمہوریت سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ یہ سب مادہ پرستی پر مبنی ہیں اور ان کا خالق بھی میں ہی ہوں۔ ابلیس واشگاف الفاظ میں کہتا ہے کہ مجھے اگر کوئی حقیقی خطرہ ہے تو وہ صرف **امتِ مسلمہ** اور **قرآن پاک** سے ہے:

مجھ کو خطرہ ہے تو اس امت سے ہے جس کی خاک میں ہے ابھی تک خالد و بوذر کا سوزِ مستعار

عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں

ابلیس جانتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے اندر دوبارہ سچا ایمان بیدار ہو گیا اور انہوں نے دنیا کے سامنے قرآن کا معاشی و سماجی نظام پیش کر دیا، تو ابلیسیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ اس لیے وہ مشیروں کو حکم دیتا ہے کہ مسلمانوں کو تصوف کے گورکھ دھندوں، خانقاہوں، اور بحث و مباحثوں میں الجھائے رکھو تاکہ وہ عمل سے دور رہیں۔

فنی جائزہ (ہیئت اور اسلوب)

- **ڈرامائی ہیئت(Dramatic Form):** یہ نظم مکالماتی اور ڈرامائی انداز میں لکھی گئی ہے، جو اردو شاعری میں ایک نایاب تجربہ ہے۔ کرداروں کے ذریعے اتنے بڑے حقائق کو سامنے لانا اقبال کا کمال ہے۔
- **بحر اور صوتی آہنگ:** یہ نظم بحرِ رمل میں ہے، جس کا آہنگ نہایت نپی تلی اور پر اسرار گفتگو کے لیے موزوں ہے۔ الفاظ کا انتخاب جلال اور سازش کے ماحول کو مکمل طور پر واضح کرتا ہے۔
- **طنز و مزاح کا عروج:** اقبال نے ابلیس کی زبان سے مغربی تہذیب اور مسلمانوں کے موجودہ نام نہاد صوفیوں پر جو طنز کروایا ہے، وہ کاٹ دار اور انتہائی گہرا ہے۔

حاصلِ کلام

"ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" مسلم امت کے لیے ایک خوابِ غفلت سے بیدار کرنے والا تازیانہ ہے۔ اقبال نے ابلیس کے خوف کے ذریعے مسلمانوں کو ان کی اصل طاقت (قرآن اور عمل) کی طرف لوٹنے کا اشارہ کیا ہے۔

سوال نمبر 4: علامہ اقبال کا فلسفہ خودی انسانی ذات کی تعمیر و تشکیل میں کس طرح معاون و مددگار ہوتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

مقدمہ

فلسفہ خودی علامہ اقبال کی تمام تر سوچ، فلسفے اور شاعری کا بنیادی مرکز و محور ہے۔ انہوں نے اپنی کتابوں خصوصاً "اسرارِ خودی" میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔ عام زبان میں "خودی" کا مطلب تکبر یا غرور لیا جاتا ہے، لیکن اقبال کے نزدیک خودی سے مراد **صلاحیتوں کا احساس، خودشناسی، غیرت، خودداری، اور اپنی شخصیت کا تحفظ و ارتقا** ہے۔ یہ وہ الٰہی قوت ہے جو انسان کو مٹی کے ڈھیر سے اٹھا کر اشرف المخلوقات بناتی ہے۔ تعمیرِ شخصیت میں یہ فلسفہ کس طرح مددگار ہوتا ہے، اس کے اہم پہلو درج ذیل ہیں:

1۔ خودشناسی اور مقصدِ حیات کا تعین

خودی کا پہلا سبق یہ ہے کہ انسان اپنے اندر جھانکے اور پہچانے کہ اللہ نے اسے کس عظیم مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ جب انسان کو اپنی ذات کی قیمت معلوم ہو جاتی ہے، تو وہ اپنی زندگی کو فضول کاموں اور سستی میں ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنا ایک اعلیٰ مقصدِ حیات (Goal) مقرر کرتا ہے اور اسے حاصل کرنے کے لیے دن رات محنت کرتا ہے۔

2۔ غیر اللہ کی غلامی سے نجات (توحیدِ عمل)

خودی انسان کو یہ سکھاتی ہے کہ وہ کائنات کے مالک یعنی اللہ کے سوا کسی کے سامنے سر نہ جھکائے۔ جب فرد کی خودی مضبوط ہوتی ہے، تو وہ مادی طاقتوں، ظالم حکمرانوں، اور برے حالات کے سامنے ہمت نہیں ہارتا۔ وہ رزق کے لیے یا دنیاوی فائدوں کے لیے اپنی غیرت کا سودا نہیں کرتا۔ اقبال کے نزدیک یہ خودداری ہی تعمیرِ ذات کی پہلی سیڑھی ہے۔

3۔ ضبطِ نفس اور اخلاقی پختگی

خودی کی تشکیل کے لیے اقبال نے تین مراحل بتائے ہیں:

1. **اطاعت:** اللہ اور رسول ﷺ کے قوانین کی پابندی کرنا۔
2. **ضبطِ نفس:** اپنے نفس، خواہشات اور برائیوں پر قابو پانا۔
3. **نیابتِ الٰہی:** کائنات میں خدا کا سچا نائب (خلیفہ) بن کر ابھرنا۔ ان مراحل سے گزر کر انسان کے اندر اخلاقی پختگی آتی ہے اور وہ ایک بہترین اور قابلِ رشک انسان بن جاتا ہے۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

4۔ مسلسل عمل اور جدوجہد (سخت کوشی)

خودی جمود یا بیٹھ رہنے کا نام نہیں ہے، یہ ایک متحرک قوت ہے۔ جو فرد اپنی خودی کی تعمیر کرنا چاہتا ہے، وہ آرام پسندی چھوڑ کر "سخت کوشی" اور مسلسل محنت کا راستہ اپناتا ہے۔ وہ مشکلات سے گھبرانے کے بجائے ان کا مقابلہ کرتا ہے، جس طرح شاہین طوفان کا مقابلہ کر کے مزید اونچا اڑتا ہے۔

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

خلاصہ کلام

علامہ اقبال کا فلسفہ خودی انسان کو ایک کمزور اور بے بس وجود سے بدل کر ایک طاقتور، خوددار اور تخلیقی شخصیت (مردِ مومن) میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ فرد کو معاشرے کا ایک مفید اور انقلابی رکن بنانے میں سب سے بڑا معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: علامہ اقبال کے مردِ مومن پر مضمون تحریر کیجیے۔

مقدمہ

علامہ اقبال نے جب مسلم دنیا اور برصغیر کے مسلمانوں کے زوال کا مطالعہ کیا، تو انہوں نے محسوس کیا کہ اس زوال کا علاج صرف سیاسی نعروں میں نہیں بلکہ ایک ایسے "نئے انسان" کی تیاری میں ہے جو ایمان اور عمل کا نمونہ ہو۔ اسی مثالی انسان کو اقبال نے اپنی شاعری میں **"مردِ مومن"**، **"مردِ حق"**، **"قلندر"** یا **"شاہین"** کا نام دیا ہے۔ اقبال کا مردِ مومن مغرب کے "سپرمین" (Nietzsche's Superman) کی طرح ظالم نہیں ہے، بلکہ وہ رحمت اور جلال کا ایک خوبصورت شاہکار ہے۔

مردِ مومن کی نمایاں خصوصیات

1۔ ایمان اور توحید کا عروج

مردِ مومن کی سب سے پہلی اور بنیادی صفت اس کا پختہ ایمان اور عقیدہ توحید ہے۔ وہ دل سے یقین رکھتا ہے کہ تمام کائنات کی طاقتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس یقین کی وجہ سے اس کے دل سے دنیا کا ہر خوف اور ناامیدی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ موت سے بھی نہیں ڈرتا:

نشانِ مردِ مومن با تو گویم چو مرگ آید تبسم برلبِ اوست (ترجمہ: میں تجھے مردِ مومن کی نشانی بتاتا ہوں، جب موت آتی ہے تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے)۔

2۔ جلال اور جمال کا امتزاج

اقبال کا مردِ مومن بیک وقت نرم بھی ہے اور سخت بھی۔ جب وہ حق اور باطل کے معرکے میں ہوتا ہے تو فولاد کی طرح سخت ہوتا ہے، لیکن جب وہ اپنے بھائیوں اور غریبوں کے درمیان ہوتا ہے تو ریشم کی طرح نرم اور شفیق ہوتا ہے۔

اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل اس کی ادا دلنواز، اس کی نگاہ دلپذیر رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاک باز کائناتِ علم و عقل میں ہے اس کا نظیر

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

3۔ فقر اور بے نیازی

مردِ مومن مادی دنیا کے مال و دولت، عیش و عشرت اور عہدوں کا حریص نہیں ہوتا۔ وہ "فقرِ اسلامی" کا حامل ہوتا ہے، یعنی سب کچھ ہوتے ہوئے بھی وہ دنیا سے بے نیاز رہتا ہے۔ وہ کسی بادشاہ کے محل کے سامنے جھکنے کے بجائے جھونپڑی میں رہ کر قلندرانہ زندگی گزارنے کو ترجیح دیتا ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

4۔ تسخیرِ کائنات اور عملِ پیہم

مردِ مومن تقدیر کا بہانہ بنا کر سستی کا شکار نہیں ہوتا۔ وہ مسلسل عمل (عملِ پیہم) پر یقین رکھتا ہے۔ وہ کائنات کی قوتوں (زمین، چاند، ستاروں) کو تسخیر کرتا ہے اور سائنس و علم کے ذریعے انسانیت کی بھلائی کے کام کرتا ہے۔ وہ وقت کا غلام نہیں بلکہ وقت اس کا غلام ہوتا ہے۔

5۔ عشقِ رسول ﷺ کی حرارت

مردِ مومن کے تمام اعمال اور فکر کی اصل روح حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے سچی محبت ہے۔ اسی عشقِ رسول ﷺ کی وجہ سے اس کا دل زندہ اور اس کا عمل پاکیزہ ہوتا ہے۔

معاشرے اور تاریخ میں کردار

مردِ مومن جب معاشرے میں قدم رکھتا ہے، تو وہ ظلم، ناانصافی اور غلامی کے نظام کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ وہ تاریخ کا رخ موڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاریخِ اسلام میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی، خالد بن ولید اور صلاح الدین ایوبی جیسے رہنما اقبال کے اسی مردِ مومن کی سچی مثالیں ہیں۔

حاصلِ کلام

خلاصہ یہ کہ علامہ اقبال کا مردِ مومن ایک ایسے کامل انسان کا خاکہ ہے جس کی دنیا کو ہر دور میں ضرورت رہتی ہے۔ اقبال اپنے دور کے مسلم نوجوانوں کو یہی مردِ مومن بننے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ امتِ مسلمہ دوبارہ دنیا کی امامت کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔